۷۲

بہتر فرقے ہمیشہ جہنّم میں

مُصنّف
مولانا رضوان احمد نوری شریفی

72

الجامعة البركاتيه

باسمہ تعالیٰ

مصنّف

الجامعۃ البرکاتیہ

پوسٹ گھوسی ضلع مئو (یو. پی.)

ناشر

آل انڈیا بزم گلزارِ ملّت ناگ پور

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب : بہتر فرقے ہمیشہ جہنم میں

مصنف : مولانا رضوان احمد صاحب نوری شریفی
شیخ الادب دارالعلوم اہلسنت شمس العلوم
وبانی الجامعۃ البرکاتیہ پوسٹ گھوسی ضلع مئو۔(یوپی)

کمپوزنگ : محمد بلال اشرف قادری گھوسی

تعداد : گیارہ سو

سن طباعت : ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ/ اکتوبر ۲۰۱۳ء

صفحات : ۱۱۲

قیمت :

ملنے کے پتے

کتب خانہ امجدیہ

۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی - ۶

تقریظ جلیل

قاضی القضاۃ تاج الشریعہ حضور **مفتی محمد اختر رضا خان** صاحب قادری ازہری
قائم مقام حضور مفتی اعظم، أفاض اللہ علینا من برکاتھما۔
صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء وصدر مفتی مرکزی دارالافتاء بریلی شریف

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وآلہ وصحبہ الکرام أجمعین
ومن تبعھم بإحسان إلی یوم الدین۔

میں نے زیر نظر کتاب ''بہتر فرقے ہمیشہ جہنم میں'' کا پیش لفظ پڑھوا کر بغور سنا، اس سے پہلے اس مضمون کی کچھ قسطیں بھی سن چکا ہوں، بحمدہ تعالیٰ یہ رسالہ اہل سنت و جماعت کیلئے بہت مفید ہے خصوصاً اس کا پیش لفظ جس میں پوری کتاب کا اجمالی جائزہ لیا گیا سب سے پہلے پڑھنے کے قابل ہے۔ مجیب سلمہ القریب المجیب نے مذہب اہل سنت و جماعت کی خوب تائید کی اور حدیث افتراق امت کا صحیح مفہوم آیات واحادیث سے اور شراح حدیث کے اجماعی کلمات سے خوب آشکار کیا، اور اس خودساختہ تحقیق جس کے اندر صلح کلیت کو چھپانے کی کوشش کی گئی اور بزور زبان اسی کو مفہوم حدیث ٹھہرانا چاہا اس کا پردہ فاش کیا۔ اس خودساختہ تحقیق کی حمایت پر مضمون نگاری ونشر واشاعت کے ذریعہ سے جو لوگ کمر بستہ ہوئے وہ بھی بے نقاب ہوئے، عوام اہل سنت اس پیش لفظ کو بار بار پڑھیں اور جو افراد صلح کلیت کی حمایت پر کمر بستہ ہیں اور اس کے لیے وہ جو وسائل اختیار کر رہے ہیں ان سے ہوشیار رہیں اور مسلک اہل سنت جس کا دوسرا نام اس دور میں مسلک اعلیٰ حضرت ہے پر قائم رہیں اور اپنی شناخت برقرار رکھیں۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر دے اور اس کتاب کو قبول عام بخشے "ویرحم اللہ عبدا قال آمینا"۔ قال بفمہ و أمر برقمہ۔

محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ القوی
۲۵ رجمادی الأولی ۱۴۳۴ھ مطابق ۸ راپریل ۲۰۱۳ء

الخاصة المجتہدین والعامة بسائر العلماء و کتب الشارح علی ھو امش الکتاب أن المراد بالضرورة الیقین فلا یکفر بإنکار الظنی کا لثابت بالإجتہاد أو خبر الواحد"

اس عبارت میں ضرورت سے مراد کیا ہے؟ اس سلسلہ میں تین اقوال پیش کئے گئے ہیں پہلے قول میں ضرورت سے مراد بداہت ہے یعنی کسی چیز کا علم بغیر نظر وفکر کے حاصل ہونا دوسرے قول میں ضرورت سے مراد مجتہدین و دیگر علما یا علما اور علما کی صحبت سے شرفیاب ہونے والے عوام کے درمیان مشہور ہونا ہے، چنانچہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے المعتقد المنتقد کے حاشیہ المستند المعتمد میں ضرورت کا مطلب یہ بتایا ہے کہ جس کو خاص اور وہ عام لوگ جانتے ہوں جو خواص یعنی علما کی صحبت میں رہتے ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں:

والمحققون لا یکفرون إلا بإنکار ما علم من الدین ضرورۃ بحیث یشترك فی معرفته الخاص والعام المخالطون للخواص"

تیسرے قول میں ضرورت سے مراد یقین ہے پس پہلے قول کی بنیاد پر وہ چیز جس کا علم بغیر نظر وفکر کے حاصل ہوتا ہے اس کو ضروری کہتے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے دین کی کوئی بات سنی گئی ہو یا وہ بات سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اتنے لوگوں نے نقل کیا ہو جن کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو جیسے قرآن مجید اللہ کا کلام ہے، نماز پنجگانہ، رمضان کے روزے فرض ہیں، شراب وزنا حرام ہے، دوسرے قول کی بنیاد پر ضروری سے مراد وہ حکم ہے جو خواص (مجتہدین) اور عوام (باقی تمام علمائے دین) کے درمیان یا علما کی صحبت سے شرفیاب ہونے والوں کے درمیان مشہور ہو خواہ وہ حکم نظری ہو یا بدیہی۔

تیسرے قول کی بنیاد پر ضروری سے مراد یقینی ہے، بہر حال ضروری کا مطلب یا تو بدیہی ہے یا مشہور یا یقینی، لہٰذا ان تمام عبارتوں کا خلاصہ یہ ہوا کہ ایمان نام ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان تمام باتوں میں سچے دل سے تصدیق کرنا جن باتوں کے بارے میں بدیہی یا یقینی طور پر معلوم ہے کہ ان تمام باتوں کو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی جانب سے لائے ہیں یا ان باتوں کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے لانا مجتہدین علمائے دین یا علما یا علما کی صحت سے شرفیاب ہونے والوں کے درمیان مشہور ہے ایسی تمام باتوں کو ضروریات دین کہتے ہیں اور ان میں سے کسی ایک بات کو ضروری دین کہتے ہیں۔

کفر:

اور معاذ اللہ، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لائی ہوئی باتوں میں سے کسی کو جھٹلانا، انکار کرنا یا اس میں ادنیٰ شک لانا کفر ہے۔

کفر لزومی والتزامی:

پھر یہ انکار دو۔ طرح ہوتا ہے لزومی اور التزامی۔ التزامی یہ ہے کہ ضروریات دین میں سے کسی شئ کا صراحۃً انکار کرے یعنی جو انکار اس سے صادر ہوا یا جس بات کا اس نے دعویٰ کیا وہ بعینہ کفر و مخالفت ضروریات دین ہو، یہ قطعاً اجماعاً کفر ہے اسی کو کفر کلامی کہتے ہیں۔

لزومی یہ کہ جو بات اس نے کہی عین کفر نہیں مگر منجر بکفر ہو یعنی انجام کار اس سے کسی ضروری دین کا انکار لازم آئے اسی کو کفر فقہی کہتے ہیں، اس کفر فقہی کے مرتکب کو متکلمین کافر نہیں کہتے۔

چنانچہ شیخ الاسلام والمسلمین مجدد اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہ نے فتاویٰ رضویہ ششم میں بڑے اچھے انداز میں سمجھایا ہے وہ فرماتے ہیں "تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ سید العلمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کچھ اپنے رب